ضبط و ترتیب "ادارہ الحق"

عمل صالح

آزمائش دنیا کا علاج عبادت ہے

(خطبہ جمعۃ المبارک ۲۲ جمادی الثانی ۹۷ھ)

خطبۂ مسنونہ کے بعد : من بطأ به عمله لم يسرع به نسبه ۔ جسکو عمل نے پیچھے کر دیا اسے نسب آگے نہیں بڑھا سکتا ـــــــ محترم بھائیو ! ہمارے اور آپ کیلئے خیر و بہبود اور فائدے کی چیز صرف عمل صالح ہی ہے۔ اگر نیک عمل والے بن گئے تو دنیا، آخرت اور قبر کی زندگی تینوں میں کامیابی ہے، اور اگر خدانخواستہ بُرے عمل والے ہوئے تو پھر چاہے ہمارا مال بہت زیادہ ہو، ہمارا نسب اونچا ہو، ہماری جسمانی طاقت زیادہ ہو جائے، یہ سب نعمتیں ہمارے لئے وبالِ جان بن جائیں گی ـــ اور انسان کا عمل اس کے کام آئے گا۔

حضورؐ سے نسبی اور روحانی رشتہ | بھائیو ! انبیاء کرام سے جن کا رشتہ نسبی ہے وہ تو بڑے خوش قسمت ہیں، اور یہ بہت بڑی سعادت ہے۔ مگر جن کو روحانی رشتہ میسّر ہوا یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی بنے وہ بھی سعادت مند بن گئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں دنیا و آخرت میں اور برزخ میں محسوب فرمادے۔ فی الحقیقت ہمارا تو کوئی سہارا نہیں، اعمال کا کوئی معتد بہ وسیلہ نہیں، سوائے اس کے کہ یہی ایک ذریعہ ہے۔ کہ یا اللہ ہم تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں، تو یہ رشتہ بہت بڑی سعادت ہے جسے میسّر ہو جائے ـــ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن تمام رشتے منقطع ہو جائیں گے سوائے اس رشتہ کے جو میرے ساتھ کسی کا ہو گا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کی صاحبزادی سے نکاح

فرمایا: شیعوں نے تو کیا کیا دشمنی اور عداوتیں ان کے درمیان بنا رکھی ہیں۔ حالانکہ حضرت علیؓ خسر ہیں اور حضرت عمرؓ داماد۔ حضرت علی مرتضیٰ اگر حضرت عمرؓ کو خلیفہ برحق نہ سمجھتے تو رشتہ صہریت قائم نہ کرتے بیٹا جن کو برحق نہ سمجھے وہ تو مقابلے میں کربلا کے میدان میں سر بکف ہو کر شہید ہو اور باپ جس کو خلیفہ برحق نہ سمجھے اس سے رشتۂ دامادی بھی قائم فرمائیں۔ تعجب ہے شیعوں پر کہ حضرت حسینؓ تو خاندانِ نبوت اور اپنے آپ کو شہادۃ کیلئے پیش کریں اور حضرت علیؓ بقول شیعہ تقیہ کر کے صاحبزادی کو حضرت عمرؓ کے نکاح میں دیدیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت علیؓ حضرت عمرؓ کو خلیفۂ برحق سمجھتے تھے آپس میں اختلاف کے قصے شیعوں کے من گھڑت ہیں۔ علاقہ صہریت کے بعد ان کے درمیان جو باہمی احترام و پاسِ حقوق اور محبت ہو گی اس کا آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کو ان کی صاحبزادی کیلئے خطبۂ نکاح دیا۔ حضرت عمرؓ کیلئے اگر وہ چاہتے تو بیویوں کی کمی نہ تھی۔ مگر حضرت عمرؓ کی خواہش تھی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی سے رشتہ کر لوں تو حضور اقدسؐ سے اور رشتوں کے علاوہ یہ میرا ایک قریبی رشتہ بھی قیامت کے دن کام دے گا، اور قیامت کے دن میری رفع درجات کا ذریعہ ہو گا ۔۔۔ تو خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کا کوئی نہ کوئی تعلق اور ربط حضور اقدسؐ سے ہے۔ اور ہمارا امتی ہونا بھی آپ کا روحانی باپ ہونا اور ہمارا اولاد بننا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وازواجہ امھاتھم ۔۔۔ جب حضورؐ کی ازواج مطہرات مسلمانوں کی مائیں ہیں تو حضور روحانی باپ بنے اور قیامت کے دن یہ رشتہ ہمارے کام بھی آئے گا۔ تمام انبیاء نفسی نفسی کہیں گے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم امتی امتی پکاریں گے، امت کیلئے فکرمند ہوں گے۔ اور امت کی شفاعت کریں گے۔ مگر حضور اقدسؐ کے ساتھ اس رشتہ کی برکتیں تب پوری طرح حاصل ہو سکتی ہیں جب عمل صالح بھی موجود ہو۔ کہ اعمال مدار اور بنیادی چیز شریعت نے عمل کو قرار دیا ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضورؐ ایک دفعہ نیند سے بیدار ہوئے۔ انبیاء کا خواب دیکھنا بھی وحی ہوتا ہے تو حضورؐ نے فرمایا آج رات سے بہ سارے خزانے اللہ تعالیٰ نے میری امت کو عطا فرمائے ۔۔۔ ماذا انزل اللیلۃ من الخزائن وماذا انزل من الفتن۔ یہ کس قدر خزانے نازل کئے گئے۔؟ یہ اس وقت کی بشارت ہے، جب مسلمانوں کی کہیں کسی مقام پر بھی حکومت نہیں تھی۔

اسلام کی مادی برکتیں | حضورؐ نے اس حالت میں بشارت دی جس کا نتیجہ تھا کہ کسریٰ اور قیصر کے خزانے اونٹ کے چرواہوں کو مل گئے۔ یہ اسلام کی برکت ہے کہ اسلام کی نعمت کی وجہ سے مسلمان حکومت، ملک اور تخت و تاج کے مالک ہوئے اور اس وقت سے لیکر اب تک

ایسا ہی ہے۔ کیا ہم پاکستان کے مالک نہیں ؟ یہ ملک صرف اسلام کے نام پر ہمیں نہیں ملا ؟ کیا آج ہم کابل کے مالک نہیں ؟ ایران اور عراق انڈونیشیا اور ترک کے مالک نہیں ہیں ؟ یہ سب ممالک خزانے ہیں جن کی خوشخبری حضورؐ نے دی۔ کیا خزانوں کی کنجیاں آج بھی حضورؐ کی امت کے ہاتھ میں نہیں؟ آج دنیا کا زیادہ تر پیٹرول اور سونا مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے، پھر اس وقت اللہ نے خلفاء راشدین کے دور میں جو انعامات و کرامات فرمائے اس کا تو کوئی حد و حساب نہیں۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ حضورؐ نے یہ بھی فرمایا کہ فتنے بھی بہت اتر آئے ان خزانوں کے ساتھ، آزمائش اور ابتلاء کا سامان بھی خدا نے کر دیا۔

مال کا فتنہ ہر امت کیلئے فتنہ اور آزمائش کی چیز خدا نے مقرر کر دی۔ اس امت کیلئے مال سب سے بڑا فتنہ ہے۔ مال آیا تو فتنے بھی آ گئے مسلمانوں کے درمیان یہ خانہ جنگی اور پارٹی بازی، گھر گھر جھگڑے اور فساد کس وجہ سے ہیں۔ ایک پارٹی کہتی ہے میں وزارت اور صدارت حاصل کروں، دوسری کہتی ہے کہ مجھے حکومت کے سب اختیارات حاصل ہو جائیں۔ ممبری اور وزارتوں پر جھگڑے ہیں، جتنا مال بڑھتا جاتا ہے، اتنا ہی انسان دن رات شراب گناہ اور جوا بازی میں مست پڑا رہتا ہے اپنے کے علاوہ دوسروں پر نظر ہی نہیں پڑتی۔ پھر دولت کے ساتھ حکومت بھی حاصل ہو تو دو آتشہ نشہ ہو جاتا ہے اور گویا فرعون بن جاتے ہیں۔

صحابہ کرامؓ کی شان صحابہ کرامؓ کی بیس سال تک حضورؐ نے تربیت کی اخلاق و عادات کی اصلاح کی۔ صحابہ کرامؓ کے ہاتھ میں جب حکومت آئی تو انکی حالت نہ بدلی ابوعبیدہ بن الجراحؓ شام کے سب سے بڑے حاکم تھے گویا اس وقت کے گورنر جنرل تھے۔ جمعہ کے دن نماز کیلئے تاخیر سے نکلتے اور فیصلے بھی اس دن نہ کرتے، کسی نے حضرت عمرؓ سے شکایت کی۔ حضرت عمرؓ نے تفتیش کرائی۔ باتوں باتوں میں ان سے وجہ پوچھی کہ آپ تاخیر سے نماز جمعہ کیلئے نکلتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ دراصل میرا ایک ہی جوڑا کپڑے ہیں۔ جو جمعہ کے دن دھولیتا ہوں اور خشک ہونے کے بعد انہیں پہن کر باہر آتا ہوں۔ لباس نہ ہونے کی وجہ سے نہیں نکل سکتا۔ مکان میں (جو گویا اس وقت گورنر جنرل کی کوٹھی ہے) صرف ایک چٹائی بچھی ہوتی۔ ایک تھیلا لٹکا ہوتا۔ حضرت عمرؓ نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ خشک روٹی کے ٹکڑے پڑے ہیں۔ پوچھنے پر بتایا کہ مغرب کے وقت اس سے روزہ افطار کرتا ہوں تو کہا کہ آپ تو شام کے گورنر ہیں۔ اس علاقے سے باہر ممالک کو غلہ کی سپلائی ہوتی ہے۔ پھر آپ تازہ روٹی کیوں نہیں کھاتے ؟ جواب ملا، سب کچھ یہاں کافی ہے، کوئی کمی نہیں۔

الحمدللہ ــــــ مگر خدا تعالیٰ سے میں نے عہد کیا ہے کہ حضورؐ کے زمانے میں جو حالت اور طور طریقے تھے اسے نہ بدلوں گا۔ اس وقت ہمارا ایک ہی لباس ہوتا، خشک روٹی ملتی۔ اور اب جب بادشاہی اور حکومت آگئی تو کیا ہم وہ طریقے چھوڑ دیں۔ تو یہ تو ایسے لوگ تھے ــــــ ایازؔ محمود غزنوی کے ہاں وزراء سے بھی اونچا مقام رکھتا تھا ایک وقت تھا کہ یہ پانڈی اور قلی تھا اور ٹاٹ کا لباس پہن کر مزدوری کرتا تھا۔ بادشاہ سے تقرب کے بعد جب شاہی دربار میں ہوتا تو جواہرات سے بھرا ہوا خلعت فاخرہ پہنے ہوتا۔ مگر جب گھر جاتا تو وہ کپڑے اتار کر مزدوری کے زمانہ کے کپڑے پہن لیتا اور آئینہ کے سامنے کھڑا ہو جاتا اور کہتا کہ " ایاز قدر خود را بشناس " ــــــ کہیں گھمنڈ میں نہ آجاؤ آج اپنی حیثیت کو بھول نہ جاؤ اگر آج محمود غزنوی کی ساری سلطنت تیرے ہاتھ میں ہے کہ اس کے منظور نظر ہو تو یہ خدا کی مہربانی اور کرم ہے کہ آج تجھے یہ مقام و منزلت ملا۔ تو جس میں ایمان ہو اس کی حالت نہیں بدلتی ورنہ مال و دولت بڑی خطرناک شے ہے۔ الوضیعُ اذا ارتفع تجبّر، خسیس شخص جب اونچا ہو جائے تو سرکشی اختیار کر لیتا ہے۔ بخاری شریف میں ایک حدیث ہے جس میں تین آدمیوں کا واقعہ مذکور ہے۔ ایک گنجا تھا، ایک اندھا اور ایک برص کا مریض۔ تینوں کو خدا نے دولت دی خداوند کریم نے ایک فرشتہ کو انسان کی شکل میں ان تینوں کے پاس بھیجا۔ تینوں نے مرغوب مال کیلئے دعا کی درخواست کی۔ رب العزت نے مال عطا کر دیا۔ صحت عطا فرمائی، عزت دی۔ چند سالوں کے بعد خدا نے امتحان کرنا چاہا تو اس فرشتہ کو انسان کی شکل میں محتاج و سائل کی صورت میں بھیجا۔ نابینا کے پاس جب فرشتہ بصورت محتاج بن کر آیا اور اس نے کہا کہ خداوند کریم کا حق ادا کرو، تو اس نے جواب دیا کہ آج جس قدر مال تمہیں ضرورت ہو لے جاؤ میں تو نابینا تھا خداوند کریم نے اپنے فضل سے یہ مال دیا ہے۔ یہ اسی کا مال ہے لے جاؤ۔ یہ امتحان تھا جس میں نابینا کو کامیابی کی خوشخبری ملی اور مال کی زیادتی میسر ہوئی۔ اس کے بعد برصی کے پاس جا کر کہا کہ خدا نے تم پر بڑی مہربانی کی ہے۔ اس کا حق بھی اپنے اوپر مان لو۔ اس نے کہا اور بہت حقوق ہیں۔ صبح شام لوگ آتے رہتے ہیں کس کس کا حق پورا کریں۔ اسطرح فرشتہ گنجے کے پاس بھی گیا اور اسکو سابقہ حالت یاد دلا کر کہا کہ خدا نے آپ کو صحت دی لوگ آپ سے بھاگتے پھرتے تھے، کوئی آپ کو نزدیک نہیں آنے دیتا تھا۔ اس نے بھی ایسا ہی جواب دیا۔ کہ نہیں میرے تو باپ دادے نواب تھے میں نسلاً بعد نسلاً معزز اور رئیس چلا آرہا ہوں۔ یہ ہے مال کا فتنہ ــــــ ہاں حضرت ابوعبیدہ کے پاس مال آیا تو وہ نہ بدلے۔ حضرت عمرؓ کے پاس حکومت آئی تو انہوں نے لباس کے بارہ بارہ پیوند ترک نہ کئے۔ مگر ہم جیسے کمزوروں کے پاس

مال آنے تو حالت بہت خراب ہوجاتی ہے۔ آج سینما، تھیٹر، کچہریاں مسلمانوں سے بھری پڑی ہیں، یہ مال کا نشہ اور خرابی ہے۔ آج کسی کو سڑک پار کرنے کا موقع نہیں ملتا موٹروں کی اتنی کثرت ہے۔ یہ وہی مسلمان ہیں جو اکثر ہندوؤں کے ساتھ پانڈی تھے اور مزدور تھے۔ کچھ انگریزوں کے خانسامے اور چپڑاسی اور بوٹ پالش کرنے والے تھے۔ خدا کی نعمتوں کی قدر کرنی چاہیے۔ خدا نے ہمیں ملک دیا اور انگریز اور ہندو سکھوں کو یہاں سے بھگا دیا۔ ان کی تجارت، دوکانیں، کارخانے خدا نے ہمارے ہاتھ میں دیئے ہمیں ان پر قابض بنا دیا، تو کمال یہ ہے کہ ہم میں غرور اور تکبّر نہ آئے بلکہ عاجزی اور تواضع ہم میں پیدا ہو ـــــ تو حضورؐ نے فرمایا کہ آج رات خدا نے میری امت کو خزانے عطا فرمانے کی خوشخبری دی، لیکن ان خزانوں کے ساتھ فتنوں سے بھی آگاہ کیا۔ یہ پارٹی بازی یہ قتل و قتال، مقدمات اور مقابلے اور ایک دوسرے کے پاؤں پر کلہاڑی چلانے کی کوششیں سب مال کی وجہ سے ہیں۔ مال نہ ہو بیچ میں تو کچھ نہیں۔ اسے ہی عربی میں فتنہ کہتے ہیں۔ یعنی آزمائش اور امتحان۔ خداوند تعالےٰ مال اور عزّت دے کر آزمائش کراتا ہے۔ کہ بھلا یہ کیا برتاؤ کرتا ہے۔

فتنوں کا علاج | اب سوال یہ ہے کہ ان فتنوں کا علاج کیا ہے۔ تو یہ بھی خود حضورؐ نے بتلا دیا ہے حضورؐ نے یہ خواب آدھی رات یا سحری کے وقت دیکھا۔ بیدار ہو کر اپنی فراش پر بیٹھ گئے۔ خواب سنا کر فرمایا کہ میری بیویوں کو جگا دو ـــــ وہ فتنے آئے اور اس سے بچنے کی راہ یہ ہے کہ خدا کیطرف رجوع کی جائے ـــــ تہجّد پڑھ لیں ـــــ تو گویا عبادت میں لگ جانا ان فتنوں کا علاج ہے۔ اس سے علماء استدلال کرتے ہیں کہ تہجد کی ایک برکت یہ ہے کہ انسان فتنوں سے محفوظ رہے گا۔

تہجد کی برکت | عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں۔ کہ حضورؐ کی خدمت میں لوگ اپنے اپنے خواب بیان کرتے، مجھے حسرت رہتی کہ میں بھی کبھی خواب دیکھ لوں اور حضورؐ کو سنا دوں۔ تو خواب میں کیا دیکھا کہ میں جنت میں ہوں اور میرے ہاتھ میں ایک رومال ہے، جو پروں کا کام دے رہا ہے۔ رومال گویا ہوائی جہاز ہے کہ جہاں چاہے وہاں پہنچا دیتا ہے۔ پھر دو آدمیوں نے مجھے پکڑا اور ایک کنوئیں کے کنارے لے گئے جس پر چرخہ کی طرح لکڑیاں نصب تھیں، کنوئیں میں جھانک کر دیکھا کہ اس میں مرد اور عورتیں ہیں، جن کو میں پہچانتا بھی ہوں (گویا ابوجہل اور ابولہب ہی ہوں گے) ایک ہی گاؤں اور محلہ کے باشندے تھے۔ اب میرے اوپر گھبراہٹ آئی کہ شاید مجھے بھی اس میں پھینک دیں گے۔ ہیبت طاری ہوئی، اتنے میں ایک دوسرے شخص نے آکر کہا لَمْ تُرَعْ۔ مت ڈرو تم۔ خواب سے بیدار ہوئے، مدّتوں کی خواہش اور حسرت تو پوری ہوئی لیکن ادب کی وجہ سے خود

حضورؐ کو نہ کہہ سکے۔ مگر ان کی بہن حضرت حفصہؓ جو حضورؐ کے نکاح میں تھیں ان کو خواب سنایا۔۔ انہوں نے حضورؐ کے سامنے پیش کر دیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمرؓ اچھے جوان ہیں۔ نعم العبد عبداللہ۔ لیکن کیا اچھا ہوتا اگر تہجد بھی پڑھتے چونکہ تہجد نہیں پڑھتے اس لئے ان پر ڈر طاری ہوا۔ اگر تہجد پڑھتے تو جہنم کے کنارے بھی فرشتے نہ پہنچاتے۔ اگر ایک شخص کو ہتھکڑیاں پہنا کر تھانے تک لے جائیں، حوالات میں نہ بھی ڈالیں، تب بھی بُری بات ہے۔۔۔ غرض تہجد کی اتنی برکت ہے۔۔ تو حضورؐ نے فرمایا میری ازواج کو بیدار کر دو کہ تہجد پڑھ لیں۔۔۔ پھر ارشاد فرمایا: رُبَّ کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ فی الآخرۃ۔ بہت عورتیں دنیا میں ڈھکی ہیں، قیامت کے دن ننگی ہوں گی۔ اس کے دو مطلب ہیں ایک تو ہمارے ملک کی عورتیں کہ انگریزی فیشن میں ڈوب گئی ہیں، باریک سے باریک لباس پہنتی ہیں۔۔۔ یاد رکھئے چہرہ قدم اور ہتھیلیاں صرف ان تین اعضاء کا کھلا رہنا نماز کیلئے مفسد نہیں۔ اس کے علاوہ عورت کا کوئی عضو جو چوتھائی حصہ کھلا ہو تو نماز نہ ہو گی۔ اور آج تو انگریزی میموں کی طرح صرف قمیص پہنتی ہیں، تو ایسی عورتوں کی نماز کیسے ہو سکتی ہے۔ اور اگر کوئی ٹوک دے تو کہتی ہیں کہ دیکھتے نہیں سر پہ دوپٹہ ہے۔۔۔ تو حضورؐ نے فرمایا ایسی عورتیں قیامت کے دن ننگی ہوں گی۔ اور اس وقت ننگا ہونا فیشن کی وجہ سے نہیں ہوگا، فیشن زدہ عورتیں خوش نہ ہوں کہ وہاں بھی ننگی پھریں گی۔ بلکہ انہیں سیاہ بلائیں بنا دیا جائے گا جن کی بدبو ہر طرف پھیل رہی ہو گی۔ اور لوگ ان کی وجہ سے تنگ ہوں گے کہ کچھ تو قیامت کی مصیبت ہے اور کچھ ان بلاؤں سے تنگ کر لیا ہے۔ یہ وہ عورتیں ہوں گی جو برہنہ رہتی تھیں یہ ظاہری معنی ہے حدیث کا۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ تم آج تو مسلمانوں کی مائیں ہو، اللہ تعالیٰ نے تمہیں مسلمانوں کی مائیں بنا دیا ہے۔۔۔ وازواجہ امھاتھم۔۔۔ اور ماں محترم اور عزت والی ہوتی ہے۔۔۔ ہماری سب کی مائیں حضورؐ کی ازواج پہ قربان ہوں۔ تو مسلمانوں کے قلوب میں یہ عزت و عظمت ان کی بوجہ حضورؐ اقدس کے حاصل ہے۔۔۔ عورت کی عزت بوجہ شوہر کے اور شوہر کی عورت سے ہے۔ میاں بیوی آپس میں ایک دوسرے کیلئے لباس ہیں۔ اور زینت لباس سے ہوتی ہے، جتنا اچھا لباس ہوگا اتنی زیادہ زینت ہوگی۔۔۔ تو ازواج مطہرات ہماری مائیں ہیں۔ مگر حضورؐ نے فرمایا کہ عمل نہ ہو تو کپڑوں سے کچھ نہ ہوگا۔ قیامت کے دن وہ لباس عزت و عظمت سے عاری ہو جائیں گی۔ تو گویا پہلے حضورؐ نے اپنے گھر سے نصیحت شروع کی کہ عمل صالح ہی تمہارا لباس فاخرہ ہے۔۔۔ تو بھائیو! تہجد پڑھو، خدا کے حضور میں روؤ، اللہ کو یاد کرو تاکہ دنیا کے فتنوں سے محفوظ رہو۔۔۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل صالح کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔۔۔۔۔